بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳ | ۴ ماہ وفا ۱۳۲۴ھ | ۲۳ رجب ۱۳۶۴ھ | ۴ جولائی ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۵۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۳ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سات بجے شام بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی بفضل خدا اچھی ہے۔

باقی سب اہل بیت اور خدام خیریت سے ہیں۔

قادیان ۳ ماہ وفا۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ؛

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور گیانی واحد حسین صاحب شاہ مسکین کے جلسہ سے واپس آ گئے ؛

قرآن کریم کی لفظی اور معنوی حفاظت اور وید

۲۳ رجب ۱۳۶۴ھ

(از ایڈیٹر)

قرآن کریم کے ہر ایک شعشہ اور نقطہ کی معجزانہ حفاظت کے متعلق مسلمانوں کی طرف سے جو یہ دلیل پیش کی جاتی ہے۔ کہ اگر دنیا میں کوئی ایسا وقت آ جائے۔ جب تمام کتب نابود ہو جائیں۔ اور ان کا ظاہری لحاظ سے نام و نشان تک باقی نہ رہے۔ تو صرف قرآن کریم ہی ایک ایسا مقدس صحیفہ ہے۔ جو بغیر ذرہ بھر کمی بیشی کے من وعن قائم رہ سکتا ہے۔ کیونکہ تمام اسلامی دنیا میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسے افراد موجود ہیں۔ جن کے سینوں میں قرآن کریم کا ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔

قرآن کریم کی لفظی اور ظاہری حفاظت کی یہ ایک ایسی صورت ہے۔ جو دنیا کی کسی اور الہامی کتاب کو حاصل نہیں۔ اور اسی وجہ سے صرف قرآن کریم کے متعلق یہ دعویٰ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں لفظی طور پر قطعاً کسی قسم کی کمی وبیشی نہیں کی گئی۔ اور نہ کی جا سکتی ہے بس اگر تمام کتب دنیا سے نابود ہو جائیں۔ تو صرف قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے جسے کوئی نقصان نہیں پہونچ سکتا۔ اور جو اصلی حالت میں قائم رہ سکتی ہے۔

قرآن کریم کی حفاظت کے متعلق اس دلیل کی نقل آریوں نے بھی اتارنے کی کوشش کی ہے لیکن نہایت بھونڈے طور سے۔ چنانچہ اخبار "آریہ گزٹ" (۱۰ جون) میں آریوں کے شری لالہ دیوی چند جی ایم۔ اے لکھتے ہیں

"آریہ سماج کی بنیاد وید کی مضبوط چٹان پر قائم ہے۔ جو کہ پرماتما کا گیان ہے۔ اور لافانی ہے ستیارتھ پرکاش رشی دیانند کی امر تصنیف ہے ہم اس کی اس لئے عزت کرتے ہیں۔ کہ اس میں وید کے سدھانتوں (اصول) کا سورل بھاشا آسان زبان میں ورنن (ذکر) ہے۔ انسانی تصانیف فانی ہوتی ہیں۔ جو دھرم شخصی ہیں۔ انہیں اپنی پستکوں کی تباہی سے ڈر ہو۔ مگر آریہ سماج کو نہیں۔ چودھواں سمولاس تو کیا اگر سارے سمولاسوں کی اشاعت بند کر دی جائے۔ اور ستیارتھ پرکاش کی ساری کاپیوں کو دنیا کی لائبریریوں سے اکٹھا کر کے جلا دیا جائے۔ تب بھی آریہ سماج کی پوزیشن میں ذرہ بھر لغزش نہیں آ سکتی۔ جب تک وید موجود ہیں۔ آریہ سماج زندہ ہے۔ اگر سنسار کے تمام ویدوں کی پستکوں کو اکٹھا کر کے کوئی ظالم نیست ونابود کر دے تب بھی آریہ سماج کو آنچ نہیں آ سکتی۔ وید پرماتما کے لاانتہا گیان کے خزانے کا ایک انگ ہیں۔ جب پرماتما وید دنیا میں نابود پائینگے تو وہ موکش کو پراپت (نجات یافتہ) ہوئی۔ چار روحوں کو سنسار میں بھیجدینگے۔ جن پر چاروں ویدوں کا الہام نازل کر دیں گے۔ الہام پرماتما سرشٹی (دنیا) کے آد (ابتدا) میں کرتے ہیں۔ مگر ہر وقت اس میں ادل بدل نہیں ہو سکتی"۔

ان سطور سے ظاہر ہے۔ کہ جو بات قرآن کریم کے متعلق واقعات اور حقائق کی کی بنا پر کہی جاتی ہے۔ وہی بات آریہ صاحبان ویدوں کے متعلق محض قیاس کی بناء پر پیش کر رہے ہیں۔ دنیا سے تمام ویدوں کے نیست ونابود ہو جانے کے متعلق یہ کہنا کہ "جب پرماتما وید دُنیا میں نابود پا دینگے۔ تو وہ موکش (نجات) کو پراپت ہوئی۔ چار روحوں کو سنسار میں بھیج دینگے۔ جن پر چاروں ویدوں کا الہام نازل کر دینگے" محض قیاس ہی قیاس نہیں تو اور کیا ہے۔ اول تو جب آریوں کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ "الہام پرماتما سرشٹی کے آد میں کرتے ہیں" یعنی خدا تعالےٰ دنیا کے ابتدا میں الہام نازل کرتا ہے، پھر نہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے، کہ دنیا میں جب وید نابود ہو جائیں چار اور روحوں پر پھر وید نازل کر دیئے جائیں۔ جبکہ ایشور اب کلام کر ہی نہیں سکتا۔ تو یہ وید نازل کون کریگا؟

دوسرے اگر آج تک ویدوں پر عمل کرنے والوں میں سے صرف چار ہی روحیں موکش پراپت کر سکی ہیں۔ تو کہا جا سکتا ہے کہ پرماتما ان چاروں کو دنیا میں بھیجدیگے۔ اور ان پر وید کا الہام نازل کر دیگا اس صورت میں ویدوں کو دوبارہ نازل کرنے کی ضرورت ہی کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ دو ارب سالوں میں صرف ۴ روحوں کو مکتی پراپت ہوئی۔ لیکن اگر چار سے ایک بھی زیادہ روح موکش کو پراپت کر چکی ہے۔ تو پھر ان میں سے چار کو کس بنا پر ترجیح دی جائے گی۔ اور اس ایک کو یا اور جس قدر ہوں ان کو کیوں نظر انداز کیا جائیگا؟

تیسرے جن روحوں کو وید کا الہام نازل کرنے کے لئے منتخب کیا جائیگا۔ یہ ان کے لئے انعام ہوگا یا سزا۔ اگر بطور سزا ہوگا۔ تو کس گناہ کے بدلے؟ اگر بطور انعام ہوگا۔ تو موکش کو پراپت کرنے کے بعد یعنی نجات یافتہ ہونے کے بعد ان روحوں کو دنیا میں بھیجنا آریہ عقائد کے رُو سے انعام نہیں بلکہ سزا ہے غرض آریوں کی یہ قیاس آرائی ان کے عقائد کے رُو سے بھی بالکل بے بنیاد ہے۔ لیکن ایک بہت بڑا سوال جو آریوں کی اس قیاس آرائی کو بالکل باطل قرار دیتا ہے۔ اور جس میں وہ اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ ہے کہ قرآن کریم کی نہ صرف ظاہری حفاظت کے لئے بلکہ معنوی حفاظت کے لئے بھی خدا تعالےٰ نے ایسا سامان کر رکھا ہے۔ جو کسی اور مذہبی صحیفہ کو میسر نہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے۔ کہ صرف قرآن ہی زندہ اور محفوظ کلام الٰہی ہے۔ اور وہ یہ کہ قرآن کریم کے حقائق ومعارف اور اس کی صحیح تعلیم سے دنیا کو واقف کرنے کے لئے ہر صدی میں ایسے انسان مبعوث ہوتے رہتے ہیں۔ جنہیں خدا تعالےٰ سے کلام کرنے اور الہام پانے کا دعوےٰ ہوتا ہے اور جو خدا تعالےٰ سے تائید حاصل کر کے اسلام کی تعلیم صحیح اور اصل رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس غرض کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے ان تمام غلط عقائد اور غلط خیالات کی اصلاح فرما دی۔ جو مسلمانوں میں امتداد زمانہ کی وجہ سے قرآن کریم کے متعلق رائج ہو چکے تھے۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

علاوہ ازیں قرآن کریم جو عام مسلمانوں کے لئے اُن کی بے علمی اور جہالت کی وجہ سے راز سربستہ بن چکا تھا۔ اُسے ایک کھلی ہوئی اور حقائق و معارف سے پر کتاب ثابت کر دیا۔

اس کے مقابلہ میں وید جن کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ آج سے "دو ارب برس" قبل نازل ہوئے۔ ان کی تعلیم صحیح رنگ میں پیش کرنے کے لئے کبھی کوئی انسان دنیا میں ایسا پیدا نہیں ہوا۔ جس کا یہ دعویٰ ہو کہ پرماتما نے اسے ویدوں کی اصل تعلیم پیش کرنے کے لئے اپنی طرف سے علم عطا کر کے بھیجا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس باغ کی ایک لمبے عرصہ تک کوئی حفاظت اور صفائی نہ کرے۔ وہ پھل دینے کے قابل نہیں رہتا۔ اور نہ زمانہ کی دست برد سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ یہی حال ویدوں کا ہے۔ اور اس لئے ان کا پڑھنا پڑھانا اور سننا سنانا آریوں کے لئے ناممکن ہو چکا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تصنیف کے متعلق ضروری اعلان

بعض دوست تفسیر کبیر جلد ششم لیکچر لاہور اور سورہ کہف کے لئے پیشگی رقوم میرے نام منی آرڈر کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے دقت پیش آتی ہے۔ اس لئے دوست مندرجہ بالا کتابوں میں رقم بھیجتے وقت محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام منی آرڈر کریں۔ تاکہ دوہری دقت پیش نہ آئے۔ نیز پیشگی رقم بھیجنے والوں کی فہرست اخبار الفضل میں قسط وار شائع ہوتی رہیگی۔ ہر ایک دوست کے خط کا جواب دینا مشکل ہے۔ ذوالفقار علیخان انچارج بکڈپو تحریک جدید

مقامی تبلیغ کے زیر انتظام تبلیغی جلسے

موضع بھیر وچیچی میں ۵ جولائی کو اور موضع تلونڈی جھنگلاں میں ۱۰ جولائی کو جلسے منعقد ہونگے۔ ہر دو جلسوں میں مرکز سے مبلغین تشریف لے جائینگے۔ اردگرد کی جماعتیں مطلع رہیں اور کثرت سے شامل ہوں۔ (انچارج مقامی تبلیغ)

مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام چوتھا لیکچر

"نظام کائنات اور سائنس کی حدود"

بفضلہ تعالیٰ مجلس مذہب و سائنس کے زیر اہتمام اس وقت تک معلومات عامہ کے سلسلے میں تین تقاریر ہو چکی ہیں۔ اس سلسلے میں چوتھی تقریر ڈاکٹر چوہدری عبد الاحد صاحب ایم ایس سی پی۔ ایچ۔ ڈی "نظام کائنات اور سائنس کی حدود" کے موضوع پر مورخہ ۴ وفا ۱۳۲۴ھش / جولائی ۱۹۴۵ء کو بروز چہار شنبہ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز مغرب فرمائینگے۔ انشاء اللہ۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ بعد میں تشریحی سوالات کا موقعہ بھی دیا جائیگا۔ احباب سے استدعا ہے۔ کہ براہ کرم بروقت تشریف لا کر مستفید ہوں۔ خاکسار خلیل احمد نائب سکرٹری مجلس مذہب و سائنس

مولوی محمد علی صاحب سے گزارش

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں "تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اُس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کریگا" پھر فرماتے ہیں "عقیدہ کے رُو سے جو خُدا تم سے چاہتا ہے۔ وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کا نبی ہے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جُدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جُدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے۔ وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔ سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا۔ یہی بھید ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔ یعنی وہ میں ہی ہوں اور اس میں دوئی نہیں آئی" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ پیش کر کے مولوی محمد علی صاحب سے گزارش ہے۔ کہ کیا نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ان کا کیا عقیدہ ہے۔ خاکسار محمد لطف احمد از دولالی۔

غلہ فنڈ۔ تحریک جدید۔ ترجمۃ القرآن اور جماعت کلکتہ

جماعت احمدیہ جانتی ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ غرباء، مساکین۔ یتامیٰ اور بیوگان میں ہر سال غلہ تقسیم فرماتے ہیں۔ تا ان کے ایسے وقت کام آئے جبکہ موسم سرما میں گراں ہونے کے علاوہ ملنا بھی محال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضور کی طرف سے یہ غلہ غرباء میں عنقریب تقسیم ہونے والا ہے۔

جماعتوں کی طرف سے اس چندہ کی جو رفتار وعدے اور وصولی کی ہے۔ وہ بہت سست ہے۔ چاہیئے کہ ہر جماعت خواہ شہری ہو۔ یا زمیندار چھوٹی ہو۔ یا بڑی۔ جہاں جماعت نہ ہو بلکہ اکیلے رہتے ہوں۔ وہ بھی اپنے وعدے کا فارم پُر کر کے حضور کی خدمت میں براہ راست ارسال کریں۔ اور روپیہ بھی ساتھ ہی بھیجنے کی کوشش کریں۔

بڑی جماعتوں میں سے سکندر آباد دکن کے وعدے اور رقم کے علاوہ کلکتہ کی جماعت کے ایک حلقہ کا وعدہ جو پندرہ احباب پر مشتمل ہے۔ چھ صد بارہ روپیہ کا آیا ہے۔ سکرٹری مال تحریک جدید محمد عمر صاحب بنگل نے لکھا ہے کہ باقی حلقوں کے وعدے بھی دو تین دن کے اندر ارسال ہونگے صاحب موصوف تحریک جدید کا چندہ دفتر اول و دوم ۳۰ جون تک ۵۵% فی صدی بھیج چکے ہیں۔ اب ان کی کوشش ہے کہ حضور کے ۲۲ جون کے خطبہ کی تعمیل میں اگر سو فی صدی نہ ہو سکے۔ تو کم سے کم نوے فی صدی تو ضرور ادا کر دیں۔ ہر جماعت بڑی چھوٹی جہاں تحریک جدید کا سکرٹری مال مقرر کرے۔ وہاں یہ بھی کوشش کرے کہ اس کی وصولی حضور کے اس خطبہ کی تعمیل میں ۳۱ جولائی تک کم سے کم ۹۰% فیصدی ہو جائے۔

ترجمۃ القرآن میں خاص کلکتہ کا وعدہ ۲۸۹۵۰ تھا۔ اس کے سکرٹری میاں شیخ محمد صدیق و محمد یوسف صاحبان ہیں۔ انہوں نے ۲۲۱۱۳ کی رقم تو اپریل میں ادا کر دی تھی جو ۷۶% فیصدی ہے۔ امید ہے کہ کلکتہ کا ترجمۃ القرآن کا وعدہ ۳۱ جولائی تک مرکز میں سو فیصدی پورا ہو جائیگا۔ مگر اس کے لئے جہاں ہر جماعت میں تحریک جدید کا سکرٹری مقرر ہو۔ وہاں اس ماہ میں غیر معمولی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

احمدی نوجوان سے خطاب

اے احمدی شعار حُسینؓ اختیار کر | راہ وفا میں نقد دل و جان نثار کر
نسبت ہے تجھ کو احمدؐ آخر زماں کیساتھ | اس عہد پائدار کو اور استوار کر
گردن جھکا نہ شوکت باطل کے سامنے | اسلام کا زمانے میں قائم وقار کر
جو برق بن کے خرمن اعدا کو پھونکدے | پیدا دل فسردہ میں ایسا شرار کر
لے درس حق۔ شہادت عبد اللطیفؓ سے | سر دے مگر نہ سِر وفا آشکار کر
مال و منال و جان۔ زن و فرزند و خانماں | بہر رضائے یار ازل نثار کر
ہے تیرے دست و بازوئے ہمت میں زور حق | دامان کفر و شرک کو پھر تار تار کر!
توحید کا ترانہ سُنا پھر جہان کو | غافل پڑے ہیں جو انہیں پھر ہوشیار کر
دل سے مطیع مصلح موعودؓ بنکے رہ | اس گلستان ہند میں پیدا بہار کر

صوفی نشان منزل مقصود ہے یہی
دل کو فدائے خاک سر رہگذار کر

خاکسار غلام محمد صوفی از پشاور

کمیوٹ شدہ پنشن پر چندہ لازمی ہے

جملہ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب فیصلہ مجلس مشاورت پنشن کی کمیوٹ شدہ رقم پر موصی اور غیر موصی احباب کے لئے چندہ ادا کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جن دوستوں کے پاس نظام بیت المال کی کاپیاں ہوں۔ وہ اس کے صفحہ چوبیس پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں (ناظر بیت المال)

حضرت باوا نانک رح کی دوسری شادی ایک مسلمان خاندان میں

۴ر مئی ۱۹۴۵ء کے الفضل میں مہتمم صاحب نشر و اشاعت کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے نظیر کتاب "ست بچن" کے گورمکھی میں شائع کرنے کے لئے ایک اپیل شائع ہوئی۔ اور دوران اپیل میں کتاب مذکور کی اہمیت جتلانے کے لئے مہتمم صاحب نے حضور کی کتاب انجام آتھم میں سے ایک اقتباس درج کیا۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو محض اپنے فضل و کرم سے سکھوں میں تبلیغ کرنے کے لئے ست بچن جیسی کتاب شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور حضور نے ثابت فرمایا کہ باوا نانک رح "درحقیقت مسلمان تھے۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ آپ کا ورد تھا۔ اور آپ بڑے صالح آدمی تھے۔ آپ نے دو مرتبہ حج بھی کیا اور اولیا اسلام کی قبور پر اعتکاف بھی کرتے رہے۔ جنم ساکھیوں میں آپ کے وصایا میں اسلام اور توحید اور نماز روزہ کی تاکید پائی جاتی ہے آپ نماز کے بہت پابند تھے۔ اور بنفس نفیس خود بانگ بھی دیا کرتے تھے۔ آخری شادی آپ کی ایک نیک بخت مسلمان لڑکی سے ہوئی تھی۔ جس سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ آپ نے بدل مسلمانوں کے ساتھ تعلق رشتہ بھی پیدا کر لیا"

یہ الفاظ جب ہمارے سکول کے ایک ماسٹر گیانی حاکم سنگھ صاحب کی نظر سے گزرے تو وہ بہت اصرار سے کہنے لگے۔ کہ یہ بالکل ناممکن بات ہے۔ کہ گرو صاحب نے کسی مسلمان عورت سے شادی کی ہو۔ ان کے پاس اس وقت ایک اور سکھ پرچارک صاحب بھی تشریف رکھتے تھے انہوں نے بھی قطعی انکار کیا۔ کہ ہمارے علم میں یہ بات بالکل نہیں ہے۔ اور نہ سکھ لٹریچر میں یہ کہیں ہے۔ اس پر ہر چند سمجھایا گیا۔ کہ حضرت باوا صاحب کی اس شادی کا ذکر سکھ لٹریچر میں موجود ہے۔ مگر ہر دو صاحبان اپنے اصرار پر قائم رہے بلکہ گیانی حاکم سنگھ صاحب نے مجھے ایک تحریر بھی دی۔ کہ اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالی جائے۔ اس پر میں نے گورو رام داس لائبریری میں جا کر "سکھاں دے راج دی وکھیا" کتاب کے انگریزی ترجمہ کے صفحہ ۸ سے مندرجہ ذیل حوالہ لا کر گیانی صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا

"There the wife of Hayat Khan Manjh Musal-man who Farmerly seeing the goodness of Nanak had believed in him gave her young daughter in marriage and from that date her name was called Mata Manjhot."

یعنی باوا صاحب کابل سے واپسی پر لالو ترکھان کے گھر آئے۔ اور وہاں حیات خان منجھ کی بیوی نے اپنی جوان لڑکی کی آپ سے شادی کر دی۔ کیونکہ وہ باوا صاحب کی نیکی اور تقوےٰ کی وجہ سے ان کی معتقد ہو چکی تھی۔ اس وقت سے اس لڑکی کا نام ماتا منجھوت پڑ گیا۔

علاوہ ازیں مکرمی گیانی عباد اللہ صاحب نے اس موضوع پر میری تحریک سے حسب ذیل مضمون لکھ کر بھیجدیا۔ جو افادۂ عام کے لئے شائع کرایا جاتا ہے۔ خاکسار عطا محمد اورنٹیل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر

قلمی جنم ساکھیوں میں یہ بات آج تک موجود ہے کہ حضرت باوا نانک صاحب کی دوسری شادی مسلمانوں کے گھر میں ہوئی۔ آپ کی اس بیوی کا نام جنم ساکھی میں بی بی خانو بتایا گیا ہے۔ جو بی بی خانم کی دوسری شکل ہے۔ اور اس قسم کے نام پٹھانوں میں رکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ جنم ساکھی میں مرقوم ہے۔ "سات سال منجھوت زندہ رہی۔ دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جو اچھے گھر بیاہی گئیں۔ تیسری بار زچگی ہوئی تو وفات پا گئیں تب گورو نانک صاحب نے کرتار کے آگے بہت عاجزی کی۔ لیکن کرتار بھانے کا صاحب ہے نہ مانے۔ تب گورو نانک جی اداس ہو گئے"۔ (جنم ساکھی قلمی صفحہ ۲۷۳ لکھاری بھائی جودھ سنگھ امرتسری سمت ۱۸۶۵ مترجم از گورمکھی)

اس قلمی جنم ساکھی کے علاوہ حضرت باوا نانک صاحب کی اس شادی کا ذکر "سکھاں دے راج دی وکھیا" نام کتاب میں بھی مذکور ہے۔ یہ کتاب لالہ شردھا رام کی تصنیف ہے۔ اور پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے سکھ پلٹنوں کو بطور کورس کے پڑھائی جاتی ہے۔ اس میں مرقوم ہے۔ کہ "حیات خان منجھ مسلمان کی عورت نے جو پہلے ہی باوا نانک صاحب کی ادتم تائی دیکھ کر معتقد ہو چکی تھی۔ اپنی پیاری بیٹی نانک صاحب کو دے دی۔ اس دن سے اس کا نام ماتا منجھوت مشہور ہو گیا۔ ماتا منجھوت نانک کے گھر سات برس آباد رہی۔ پھر فوت ہو گئی۔ اس کے بطن سے دو لڑکیاں ہوئیں" (سکھاں دے راج دی وکھیا صفحہ ۱۲)

چونکہ سکھوں کے مسلمات کے رو سے حضرت باوا نانک صاحب کی مسلمانوں کے گھر میں شادی ان کا مسلمان ہونا ثابت کرتی تھی۔ اس لئے اس شادی کا تذکرہ سکھ کتب سے حذف کر دیا گیا۔ اور اس کے لئے یہ عذر پیش کیا گیا کہ یہ بات ہندالیوں نے جنم ساکھی میں شامل کر دی تھی۔ چنانچہ سکھوں کے مشہور مؤرخ گیانی گیان سنگھ صاحب نے لکھا ہے۔ کہ

جنم ساکھی گورو نانک کیری
تب پوتھی نہ ہوتی بدھیری
بدھی چند تس پوتھی ماہیں
ساکھی دئی کو موام گاہیں
گورو نانک بھی مسلمانی
عورت کری منجھوت مہانی
دوئے ست ستا ایک اپجائی
تو بھی رہے الیپ سدائی

گیانی گیان سنگھ صاحب ان لوگوں میں سے تھے۔ جو باوا نانک صاحب کے اسلام پر پردہ ڈالنے میں کوشاں رہے۔ آپ نے جہاں حضرت باوا نانک صاحب کے عظیم الشان نشان چولہ صاحب کو مشتبہ کرنے کی غرض سے سکھ کتب میں یہ روایت داخل کر دی کہ یہ بکر نام کے خلیفہ بغداد نے آپ کی نذر کیا تھا۔ وہاں آپ نے حضرت باوا نانک صاحب کی اس شادی کو بھی چھپانے کی پوری پوری کوشش کی۔ اور اس واقعہ کے سکھ کتب میں داخل ہونے کا الزام بغیر کسی دلیل کے بدھی چند صاحب پر (جو کہ باوا ہندال کے صاحبزادہ تھے لگا دیا) گیانی صاحب نے وجہ یہ بیان کی ہے۔ کہ بدھی چند نے ایک بازاری عورت اپنے گھر میں ڈال لی جس پر لوگوں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا۔ تب بدھی چند نے یہ حرکت کی۔ کہ جنم ساکھی میں یہ بات داخل کر دی۔ کہ حضرت باوا نانک نے بھی مسلمانوں کے ہاں شادی کی تھی۔ (ملاحظہ ہو پنتھ پرکاش صفحہ ۹۰۴) حالانکہ حضرت باوا نانک صاحب کی شادی کو بدھی چند کی اس غیر شریفانہ حرکت سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ کیونکہ باوا صاحب کی شادی تو سکھ ودوانوں کے نزدیک بھی قابل اعتراض نہیں۔ بلکہ وہ تو تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

"اگر ہم مان لیں کہ یہ امر واقعی ٹھیک ہے تو بھی ناجائز تصور نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ لڑکی کے ماں باپ نے اپنی لڑکی برضائے خود گورو صاحب کو بیاہی تھی۔ پس یہ امر کوئی ناجائز تصور نہیں ہو سکتا۔" (نسخہ خبط دیا نندیاں صفحہ ۱۷)

اگر یہ واقعہ بدھی چند نے جنم ساکھی میں شامل کیا ہے۔ اس کے لئے یہ کیونکر مفید ہو سکتا تھا۔ یہ تو اس کے لئے اور مصیبت کا دروازہ کھولنے کا موجب بن جانا چاہیئے تھا۔ اس سے قبل جنم ساکھیاں موجود تھیں۔ اور ان میں بقول سکھ ودوانوں کے اس شادی کا تذکرہ نہ تھا اس لحاظ سے اس کا خود ہی ایک بات جنم ساکھی میں داخل کر کے اس کو دوسروں کے لئے حجت کے طور پر پیش کرنا کیونکر صحیح ہو سکتا تھا۔ اگر اس نے اپنے بچاؤ کے لئے اس واقعہ کو پیش کیا۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہیں کہ اس سے قبل جنم ساکھیوں میں حضرت باوا نانک صاحب کی اس شادی کا تذکرہ موجود تھا۔ جس سے بدھی چند نے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی

حضرت باوا نانک صاحب کا مسلمانوں کے ہاں جائز طور پر شادی کرنا کوئی حیرانی کی بات نہیں۔ کیونکہ آپ اسلام قبول کر چکے تھے۔ میں نے خود بھی اس سلسلہ میں قلمی جنم ساکھیوں کی چھان بین کی ہے۔ اور ان سب میں باوا صاحب کی اس شادی کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ ایک قلمی جنم ساکھی کے متعلق رسالہ آجکل سالنامہ میں پروفیسر موہن سنگھ صاحب دیوانہ کی طرف سے ایک مضمون "گورو نانک کی جنم ساکھی کا ایک نایاب نسخہ" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ سردار صاحب موصوف نے اپنے اس مضمون میں اس جنم ساکھی کا ذکر کیا ہے۔ جو پیر شیر محمد صاحب مردان صوبہ سرحد کے پاس ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ یہ جنم ساکھی سمت ۱۵۹۷ بکرمی مطابق ۱۵۴۰ء کی تحریر ہے اور سردار ہری سنگھ نلوہ نے پیر صاحب کے بزرگوں کو دیدی تھی آپ نے

اس جنم ساکھی کے متعلق اپنی رائے مندرجہ ذیل الفاظ میں ظاہر فرمائی ہے۔ " فقیر حقیر کی یہ رائے ہے کہ سکھ مذہب کے بانی کے متعلق ایسا جامع وقیع صحیح مکمل اور کوئی اصل نسخہ ہندوستان میں کہیں موجود نہیں ہیں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہ نسخہ ہے۔ جو گورو انگد صاحب نے اپنے لئے تیار کروایا تھا۔ یعنی یہ پہلی تحریر ہے۔ مگر یہ بات میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ اس اصل نسخہ کی یہ نقل ہے۔ یہ ایسی نقل ہے جو شاید کسی گورو صاحب نے یا کسی راجہ مہاراجہ نے اصلی نسخہ سے یا اس کی مصدقہ نقل سے تیار کروائی ہے۔" (آجکل یکم جون ۱۹۴۲ء صفحہ ۲)

اس قلمی نسخہ میں حضرت بابا نانک صاحب کی اس شادی کا ذکر موجود ہے۔ اور ہم نے اس کی تصدیق مردان پنچکر اور جناب پیر صاحب سے ملکر جنم ساکھی کو دیکھ کر کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ نسخہ بہت ہی پرانا ہے۔ اور اس وقت کا ہے جبکہ بدھی چند ابھی پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔ اس صورت میں یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ واقعہ بدھی چند کی ملاوٹ ہے۔

اس کے علاوہ بھائی منی سنگھ صاحب کی تصنیف "بھگت رتناولی" میں مرقوم ہے۔ کہ

" چھوٹے میل والوں نے جنم ساکھی میں اپنے مت کی باتیں شامل کر دی ہیں۔ کہ بابا صاحب نے ملکانی کی بیٹی بیاہی تھی" (بھگت رتناولی صفحہ ۱۸۳ مترجم از گورمکھی)

یہ حوالہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ جنم ساکھیوں میں بابا نانک صاحب کی اس شادی کا ذکر موجود ہے۔ لیکن چونکہ سکھوں کے مسلمات کے رو سے آپ کے مسلمان ہونیکی ایک بین دلیل ہے۔ اس لئے اس کو بعد کی ملاوٹ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ سردار کرم سنگھ صاحب ہسٹورین صاف الفاظ میں لکھ چکے ہیں۔ کہ:-

" یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تحقیق کے لئے ایسی جنم ساکھیوں کو مستند نہ سمجھا جائے۔ یہ مستند وہی ہیں جو قلمی ہیں۔ مطبوعہ جنم ساکھیوں میں کچھ نہ کچھ کمی بیشی ضرور ہے۔"

(کتک کہ بساکھ صفحہ ۲۵۰ مترجم از گورمکھی)

یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے کہ قلمی جنم ساکھیوں میں کمی بیشی نہیں کی گئی بلکہ مطبوعہ جنم ساکھیوں میں ردوبدل کیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے قلمی جنم ساکھیوں میں بابا نانک صاحب کی اس شادی کا ذکر موجود ہونا اور مطبوعہ جنم ساکھیوں سے اس کو حذف کر دینا صاف دلالت کرتا ہے کہ ایسا بعد میں کیا گیا ہے۔

ہندو بھی حضرت بابا نانک صاحب کی اس شادی کے متعلق یہی خیال رکھتے ہیں کہ یہ آپ کے مسلمان ہونے کی دلیل ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ "بابا نانک صاحب نے اپنی زندگی کے آخری حصہ میں ایک رنگڑ (جو ذات کے مسلمان ہوتے ہیں) کی لڑکی سے شادی کی۔ اور کوئی ہندو مسلمانوں کے ساتھ داد وستہ ناطہ کی نہیں کر سکتا جب تک وہ مسلمان نہ ہو" (نسخہ گرنتھی خوبیاں صفحہ ۱۲)

یہ حوالے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب نے مسلمانوں کے ہاں دوسری شادی کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں اس شادی کا ذکر سکھ کتب میں کسی نہ کسی رنگ میں موجود تھا۔ اور ہندو بھائی بھی باباجی کی اس شادی کے قائل تھے۔ آج اس سے انکار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام "میری فتح ہوئی میرا غلبہ ہوا" کو ہی ثابت کرتا ہے۔

افغانستان کے اردگرد کچھ گاؤں قریہ دشمند کٹا خیل وغیرہ ہیں۔ اس علاقہ کو دیر سنبر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان دیہات میں پٹھانوں کی ایک قوم کافی تعداد میں آباد ہے۔ جو بنوں کے علاقہ سے وہاں جا کر آباد ہوئی ہے اور کٹا خیل کہلاتی ہے۔ یہ قوم اپنے آپ کو حضرت بابا نانک صاحب کی اولاد ظاہر کرتی ہے۔ یہ اولاد بابا نانک صاحب کی مسلمان بیوی کے بطن سے ہی ہو سکتی ہے۔ چونکہ آپ کی ایک بیوی پٹھان تھی۔ اس لئے آپ کی اولاد بھی پٹھانوں میں ہی بیاہی گئی۔ بعض کٹا خیل خدا کے فضل و کرم سے احمدی بھی ہیں۔

خاکسار عبداللہ گیانی قادیان

اسلام اور کمیونزم

(۱)

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے زمانہ میں مبعوث کیا جبکہ دنیا میں ایک طرف تو دہریت کا طوفان برپا تھا اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی توحید کو ہر ملک ہر مذہب اور ہر قوم نے چھوڑ دیا تھا۔ وہ خدا جو سب کا خالق اور تمام نیکیوں اور خوبیوں کا منبع و مصدر ہے۔ اس کو چھوڑ کر اس کی جگہ ادنیٰ مخلوق کو دیدی گئی تھی۔ کہیں سورج۔ چاند ستاروں کی پرستش کی جاتی تھی۔ تو کہیں آگ پانی پتھروں کو خدا بنایا گیا تھا۔ کہیں ضعیف اور عاجز انسان کو خدا کا بیٹا یقین کر کے اس کے آگے سر جھکائے جاتے تھے۔

دوسرا ظلم جو اس پہلے ظلم کا نتیجہ تھا۔ تمام دنیا میں یہ برپا تھا کہ خدا تعالیٰ کی کمزور مخلوق پر دل ہلا دینے والے مظالم کئے جاتے تھے۔ اور یہ ظلم صدیوں سے نسلاً بعد نسل چلا آرہا تھا۔ ہزاروں اور لاکھوں انسانوں کے ساتھ ایسے روح فرسا مظالم کئے جاتے تھے۔ جو بیان سے باہر ہیں۔

اسی طرح فرقہ اناث کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جاتا تھا۔ آج اس سے بھی انسانیت شرماتی ہے۔ عورتوں کو ان کے خاوندوں کی وفات کے بعد ورثہ سمجھکر مال کی طرح تقسیم کر لیا جاتا۔ خاوند اپنی زندگی میں کتنا ہی ظلم کرے عورت کوئی چارہ جوئی نہیں کر سکتی تھی۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا۔ الغرض ان کو انسانیت کے دائرہ سے نکال کر بدترین مخلوق قرار دیدیا تھا۔

عرب میں منجملہ اور بدیوں کے لوٹ مار کا رواج بھی بہت زیادہ تھا۔ ہر بڑا چھوٹے کو محکوم بنانے اور ہر طاقتور کمزور کو شکنجے کی فکر میں رہتا۔ اور طرفہ یہ کہ ظالم ظلم کر کے مجالس منعقد کرتے اور فخر کے طور پر اپنے اس قسم کے مظالم پیش کرتے تھے۔

پس غلاموں۔ اور طبقہ نسواں کی آہیں اور یتامیٰ اور مساکین اور کمزوروں اور ناتوانوں کی دل سے نکلی ہوئی چیخوں نے آسمان میں ایک شور برپا کر دیا۔ مظالم کی کثرت نے الٰہی رحمت کے سمندر میں ایک عظیم الشان تلاطم برپا کر دیا۔ آخر انتہائی ظلم ایک کامل رحمۃ للعالمین انسان کے دنیا میں مبعوث ہونے کا موجب بن گیا۔

غرض زمانہ کی کامل ظلمت اور تاریکی جب ایک کامل نبی کا زبان حال سے تقاضا کر رہی تھی تو خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں وہ عظیم الشان انسان مبعوث کیا۔ اور آپ کو وہ کامل مذہب عطا کیا جس میں بہترین طور پر دو چیزوں کو مختلف اور دلکش طریق سے بیان کیا گیا ہے۔

پہلی عظیم الشان چیز جس کو لیکر آپ دنیا میں مبعوث ہوئے وہ اللہ تعالیٰ کا کامل عشق اور اس کی کامل معرفت اور محبت تھی۔ یہ صفت ایسی نمایاں طور پر آپ کے اندر پائی جاتی تھی۔ کہ آپ کی اس عظیم الشان محبت کو دیکھکر کفار مکہ بھی جو شرک اور دہریت کے دلدادہ تھے بے اختیار بول اُٹھے۔ کہ عشق محمد علی ربہ کہ محمدؐ (فداہ ابی و امی و نفسی) اپنے رب پر عاشق ہوگئے ہیں۔

الغرض اسلام کی کامل تعلیم میں سب سے بڑا اصل ہاں سب سے بڑا رکن جو اسلام کی جان ہے اور جو اس کے تمام احکام کی روح ہے۔ وہ توحید الٰہی کا کامل طور پر اظہار اور اس کے حسن و احسان کا پورے طور پر بیان ہے۔ کیونکہ اصل منبع اور سرچشمہ جو ساری خوبیوں کا جامع ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا وجود ہے۔ جو اسلام کے آنے سے پہلے عنقا ہو چکا تھا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے اور اسلام کے ظاہر ہونے سے اسطرح ظاہر ہوا۔ کہ تھوڑے ہی عرصہ میں لاکھوں تاریک دل روشن ہوگئے۔ یہ وہ حقیقت ہے۔ جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

اسلام کی برکت سے خدا تعالیٰ کو مان کر صحابہ کی پہلی اور دوسری حالت میں عظیم الشان فرق پیدا ہوگیا۔ کہ آجتک یورپ کے مدبر حیران ہیں کہ یہ کیونکر ہوگیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام اپنے پیروؤں کو اس عظیم الشان ہستی کا عرفان بخشتا ہے۔ جو تمام خوبیوں کی جامع ہے۔ اور جس کے اندر تمام انوار موجود ہیں۔ اور یہ لازمی امر ہے۔ کہ جس کا تعلق اس مجمع الانوار سے ہو جائیگا۔ وہ بھی چمک اٹھیگا۔ جس طرح بجلی کے کرنٹ کے ساتھ جس تار کا تعلق ہو جاتا ہے اس کے اندر بھی بجلی کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کے مقابلہ میں کمیونزم کا سب سے بڑا اور پہلا اصل دہریت اور لامذہبیت ہے۔ اس کے م

م اور تمام صفات سے متصف ہے۔ ایسی حالت میں کمیونزم کی کیا مجال ہے کہ زندہ اور قادر مطلق خدا سے تعلق رکھنے والے اسلام کے مقابلہ میں ٹھہر سکے کیونکہ کمیونزم کا اصل اصول دہریت ہے۔ جب کوئی خدا ہی نہیں۔ تو یہ ماننے والا کس سے نور لیگا۔ وہ مجسم تاریکی میں گر کر مجسمہ ظلمت بن جائیگا۔ چنانچہ مختلف رنگوں سے مختلف اخلاق کے پہلوؤں سے میں نے کمیونزم کے دلدادوں کو ان کے ملک میں ان کے بڑے بڑے شہروں میں دیکھا۔ اور میں نے ان کو اخلاق سے عاری پایا۔ میں جو حضرت مصلح موعود کے لشکر کا ایک ادنیٰ سپاہی ہوں اُس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ کئی بار خدا نے مجھ کو ایسے ایسے مواقع دیئے۔ کہ وہ میری کئی باتوں کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور انہیں اعتراف کرنا پڑتا۔ کہ مجھے کسی خاص طاقت کی امداد حاصل ہے۔ خاکسار ظہور حسین سابق مبلغ روس و بخارا

ہم ماننے والوں کا تمدن اور ان کا طرز زندگی اسی اصل کے اردگرد گھوم رہا ہے۔ کوئی شخص تو کتابوں میں پڑھ کر یا سن کر کمیونزم کے متعلق کچھ کہہ سکتا ہے۔ لیکن میں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور کمیونزم کے شیدائیوں کے مونہوں سے سنا ہے۔ اور اس لامذہبیت کے اثرات ان کے اندر جا کر اور ان میں رہ کر دیکھے ہیں۔ میں نے ان کے بڑے بڑے سیاسی لوگوں سے جو حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر متعین تھے کلام کیا اور مجھ پر واضح ہوگیا کہ یہ لوگ ایک خدا سے ہاں حقیقی منبع کی شناخت سے محروم ہوگئے ہیں۔ جو تمام خوبیوں کا جامع ہے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کے زیر اہتمام اندرون ہند کے مختلف علاقوں میں تبلیغ احمدیت

صوبہ سندھ

مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ صوبہ سندھ یکم جون سے ۲۳ر جون تک کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ عرصہ زیر رپورٹ میں نو مقامات کا دورہ کیا۔ ۱۴۰ افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ احمدیت کی۔ دو لیکچر تربیتی و تبلیغی دیئے۔ اور دو خطبات جمعہ پڑھائے۔ اس اثناء میں ایک صاحب بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔ تبلیغی مسائل بعض افراد جماعت کو سکھائے۔ نشر و اشاعت کا چندہ اور دیگر چندوں کی تحریک کی۔ اور جماعت کو منظم کیا۔ درس قرآن مجید اس اثناء میں باقاعدہ دیتا رہا۔

مالا بار

مولوی عبد اللہ صاحب مالاباری مبلغ ۱۵ سے ۱۴ر جون تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ دو لیکچر دیئے۔ ایک پینگاڑی کی مسجد میں چندہ نشر و اشاعت کے لئے نصف گھنٹہ تک تقریر کی۔ اور دوسرا مقامی انجمن کی درخواست پر پینگاڑی کے مڈل سکول کے ہال میں جلسہ کی صدارت کی۔ اور وہاں تقریر کی۔ تربیتی درس بھی دیتا رہا۔ دو مقامات کا دورہ کیا۔

بھینی میلوال

حکیم احمد الدین صاحب دیہاتی مبلغ یکم جون سے ۱۵ر جون تک کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ مختلف جماعتوں کا دورہ کیا۔ ۱۸ میل کے قریب پیدل سفر کیا۔ مختلف افراد کو فرداً فرداً پیغام حق پہنچایا۔ میرے ہمراہ چودھری جان محمد صاحب نے آٹھ میل کا سفر کیا۔ اور معززین کو تبلیغ کی۔ اس اثناء میں ہفتہ الوصیت کا جلسہ کیا گیا۔ ۵ کس بیعت کرکے داخل سلسلہ حقہ ہوئے۔

میانی نانول

مولوی اسد اللہ ظفر صاحب یکم سے ۱۵ر جون تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ ان دنوں میں تین لیکچر دیئے۔ سات مقامات کا دورہ کیا۔ ۱۵ افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ تبلیغی اور تربیتی درس دیئے۔ ۲۰ میل تبلیغ کے لئے سفر کیا۔ موضع علیا واد میں ایک مناظرہ اجرائے نبوۃ پر تقریباً چار گھنٹہ تک کیا۔ ۵ افراد نے بیعت کی الحمد للہ۔ ۲ افراد کو تبلیغی نوٹس لکھوائے۔ چندہ نشر و اشاعت وقف جائیداد۔ غلہ غرباء چندہ عام اور دوسرے چندوں کی تحریک کی۔

گھگھر لیوپی)

مولوی منظور احمد صاحب ۲۷ر مئی سے ۱۵ر جون تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس اثناء میں ایک مناظرہ کیا۔ اور ۳ لیکچر دیئے۔ ۱۵ مقامات کا دورہ کیا۔ درس قرآن کریم اور کشتی نوح دیتا رہا۔ ۱۰ افراد کو تبلیغ کی۔ ۱۴ احباب بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔ جن کے بیعت فارم پر کرکے مرکز میں ارسال کئے گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

عینو والی

چودھری عطاء اللہ صاحب دیہاتی مبلغ یکم جون سے ۱۵ر جون کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ ۶ لیکچر دیئے۔ ۸ مقامات کا دورہ کیا۔ تین صد کے قریب اصحاب کو ملاقات کرکے تبلیغ کی۔ صبح کے وقت قرآن مجید کا درس اور نماز عشاء سے پہلے حدیث بخاری کا درس باقاعدہ دیتا رہا۔ ۲۰ میل پیدل سفر تبلیغ کے لئے کیا۔ تین اشخاص کو مبلغ بنایا۔ اور مسئلہ جات سکھائے۔ وقف جائیداد کی تحریک پر آٹھ معزز افراد جماعت نے جائیداد وقف کی۔

ایمن آباد

خواجہ خورشید احمد صاحب دیہاتی مبلغ ایمن آباد یکم سے ۱۵ جون کی تبلیغی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مقامات پر ۹ لیکچر دیئے۔ سات مقامات کا دورہ کیا۔ ۶۰ افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ دو خطبات جمعہ پڑھے۔ بذریعہ ریل کے ۲۸ میل کا سفر تبلیغ کے لئے کیا۔ تربیت اور وقف ایام کی تحریک پر خاص زور دیا۔ موضع بھدے میں مناظرہ میں شریک ہو کر انتظام مناظرہ میں حصہ لیا۔ اور گنج مغل پورہ سے چند نوجوان بلوا کر ان سے تبلیغی لیکچر دلوائے۔ اور لٹریچر تقسیم کیا۔

مکیریاں ضلع ہوشیارپور

مولوی روشن الدین صاحب مولوی فاضل ۸ سے ۱۴ر جون کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں ایک لیکچر دیا۔ پانچ مقامات کا دورہ کیا۔ ۵۳ غیر احمدیوں کو ملاقات کرکے تبلیغ کی۔ ۴۰ میل تبلیغی سفر بذریعہ سائیکل کیا۔ انفرادی طور پر چندہ کی تحریک کی۔ اور بقایا داران کو توجہ دلائی۔ غیر احمدی بچوں کو ہر روز تعلیم دی جاتی رہی۔

دنیاپور۔ ملتان

شیخ محمد صاحب دیہاتی مبلغ یکم سے ۱۵ر جون کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ اس عرصہ میں دو لیکچر دیئے۔ ۹ مقامات کا دورہ کیا۔ بعض طلباء اور طالبات کو ترجمہ قرآن کریم سکھاتا رہا۔ قرآن مجید اور کتب سلسلہ کا درس دیتا رہا۔ ۳۰ میل کا سفر تبلیغ کے لئے کیا۔ تین افراد بیعت کرکے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔ جن کے بیعت فارم بذریعہ ڈاک مرکز میں ارسال کئے گئے۔ ۲ افراد کو تبلیغی نوٹس بغرض تبلیغ سکھائے۔ چندہ منارۃ المسیح ہال اور نشر و اشاعت کی طرف دوستوں کو توجہ دلائی اور وعدے مرکز کو ارسال کئے گئے۔ ۱۴ افراد کو انفرادی طور پر تبلیغ کی گئی۔

روڈہ ضلع سرگودھا

حافظ ابوذر صاحب دیہاتی مبلغ یکم سے ۱۵ جون تک کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ ۱۴ مقامات کا دورہ کیا۔ تین افراد کو قرآن شریف کا ترجمہ اور دیگر کتب سلسلہ پڑھائیں۔ ایک خطبہ جمعہ پڑھا۔ ۴۵ افراد کو انفرادی طور پر ملاقات کرکے تبلیغ کی۔ نشر و اشاعت کے چندہ اور وصیت کی اہمیت کی تحریک کی۔ ۸۰ احمدی احباب سے ان کے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغ کرائی گئی۔

پشاور

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ ۳ تا ۲۰ مئی کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۸ مقامات کا دورہ کیا۔ تین پبلک لیکچر تبلیغی اور دو تربیتی دیئے۔ ۲۰ کس معززین سے ملاقات کرکے پیغام حق پہنچایا۔ ڈب میں ایک مولوی سے وفات مسیح پر تین گھنٹہ تک کامیاب مناظرہ کیا۔ دوسری دفعہ ختم نبوت پر مناظرہ کرنے کے لئے آنے کا وعدہ کیا۔ لیکن مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کر سکا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دو ہفتہ واری تبلیغی جلسے کئے گئے۔ جن میں عہدیداران حکومت کے علاوہ دوسرے زیر تبلیغ احباب بھی شریک ہوئے۔ ایک جلسہ میں خاکسار نے اسلامی جنگوں کی حقیقت پر تقریر کی۔ یہ جلسہ خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام ہوا۔ ۲۰ر مئی کو ایڈورڈ مشن کالج کے ہال میں سیرت پیشوایان مذاہب کا جلسہ کیا۔ جس میں پانچ تقریریں مختلف اشخاص نے اپنے اپنے پیشوا کے بارہ میں کیں۔ خاکسار نے اس عالم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت اور ارشادات بیان کئے۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ باہر سڑک پر بھی لوگ کھڑے تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ تقریباً تین گھنٹے جلسہ جاری رہا۔ جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایڈووکیٹ صدر تھے۔ دو تقریریں انگریزی زبان میں اور تین اردو میں ہوئیں۔ اس جلسہ کی حاضری بہت زیادہ تھی۔ اعلیٰ سرکاری عہدیدار بھی شامل ہوئے۔ قیام پشاور کے دوران میں روزانہ قرآن کریم کا درس دیتا رہا۔ وقف ایام کی تحریک جماعتوں میں کی گئی۔

ہر ماہ کی بیس۲۰ تاریخ تک مرکز میں چندہ پہنچ جانا چاہیئے

دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض اوقات احباب اس غرض سے چندہ کی رقوم رکھ چھوڑتے ہیں۔ کہ زائد فراہمی کرنے پر اکٹھی ارسال کر دی جائیگی۔ اس طریق سے روپیہ بروقت نہ پہنچنے سے مرکزی کاموں میں چونکہ سخت حرج واقع ہوتا ہے۔ اس لئے عہدیداران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ہر ماہ کی بیس۲۰ تاریخ سے پہلے ایسی تمام رقوم بلاتوقف مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ تاکہ خزانہ میں بیس۲۰ تاریخ تک تمام رقوم پہنچ جائیں۔ اور امیر یا پریذیڈنٹ کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اس بات کی کڑی نگرانی رکھیں۔ کہ تمام جمع شدہ روپیہ قواعد کے مطابق امین یا محاسب کے پاس جمع رہتا ہے۔ اور بلاتوقف باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں ارسال کر دیا جاتا ہے یا نہیں۔ (ناظر بیت المال)

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۴۸۲ منکہ امۃ اللطیف بنت چودھری حاکم دین صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ہجرت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے۔ جو کہ اس وقت مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار ہے میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ جو میں انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ امۃ اللطیف ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول۔ گواہ شد حاکم دین ناجر والد موصیہ۔ گواہ شد فضل دین محرر دفتر انگریزی برادر موصی۔

نمبر ۸۴۸۹ منکہ خورشید احمد شاد ولد شیخ کریم اللہ صاحب مرحوم قوم شیخ قالین گو پیشہ تعلیم عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ہجرت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں نے خدمت اسلام کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک کے ماتحت زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ دفتر تحریک جدید سے مجھے مبلغ ۲۰ ماہوار الاؤنس ملتا ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ حصہ آمد ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد خورشید احمد شاد مولوی فاضل واقف زندگی۔ گواہ شد۔ صدیق احمد۔ گواہ شد۔ ابو العطاء جالندھری

نمبر ۸۴۹۲ منکہ رشید احمد ولد صوبیدار میجر چودھری عبد القادر صاحب قوم جٹ سباہی پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت اپریل ۱۹۴۱ء چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ہجرت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۱۰۵/- روپے معہ الاؤنس ہے۔ میں اپنی تنخواہ کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ تنخواہ کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہوں گا۔ العبد رشید احمد موصی۔ گواہ شد صوبیدار میجر عبد القادر والد موصی گواہ شد۔ چودھری فیض احمد انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۴۹۴ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ چودھری فضل الرحمن صاحب قوم قریشی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ہجرت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے زیورات:- نیکلس طلائی ایک۔ کلپ طلائی دو۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی۔ نغیباں طلائی دو۔ انگوٹھی طلائی ۲۔ ان سب کا وزن ۹ تولے ہے انکے علاوہ پازیب نقرئی وزنی ۲۳ تولہ ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۶۰۰/- مذکورہ بالا جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتی رہوں گی مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اگر میری اور کوئی جائیداد میری وفات پر ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ:- سعیدہ بیگم۔ گواہ شد۔ فضل الرحمن خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر رحیم بخش

نمبر ۸۴۷۰ منکہ منور الدین ولد شیخ قادر بخش صاحب قوم شیخ پیشہ دکانداری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن صدر گوگیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ہجرت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ ماہوار آمد ۷۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد شیخ منور الدین سکرٹری مال صدر گوگیرہ۔ گواہ شد فضل الحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ گواہ شد:۔ چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۵۱۰ منکہ شیخ فضل الٰہی ولد شیخ محمد شفیع صاحب قوم سیٹھی پیشہ پھیری عمر ۵۷ سال پیدائشی احمدی ساکن جہلم محلہ خواجگان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ہجرت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد نقد مبلغ ایک سو بیس روپے۔ گاہے گاہے پھیری کا کام کرتا ہوں مگر آجکل بیکار ہوں میں مبلغ ۱۲۰/- روپے کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر پھیری کا کام کروں گا۔ تو اس کی اطلاع دونگا اور آمدنی کا حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد فضل الٰہی حال ڈھڈہ رانجھا ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمد عبد اللہ احمدی پٹواری۔ گواہ شد:۔ بشیر الدین احمد جنجوعہ ساکن ڈھڈہ رانجھا۔

نمبر ۸۵۰۱ منکہ علی احمد ولد رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ دوکان عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۱ء ساکن کوٹ الہ دین حال چک ۶۶ جی۔ بی۔ ڈاکخانہ چک ۸۹/۶-R ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ہجرت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا ایک مکان ہے جو میرے والد صاحب کی جائیداد میں سے میرا حق ہے۔ قیمتی ۲۵۰/- روپے ماہوار آمد اوسط قریباً ۳۰/- روپے ہے اس کے سوا اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے مکان اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میری وفات کے وقت اس کے سوا کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد علی احمد چک ۶۶ جی۔ بی۔ گواہ شد عبد الواحد واقف زندگی گواہ شد:۔ محمد شریف وکیل امیر جماعت احمدیہ منٹگمری۔

نمبر ۸۵۰۲ منکہ علی بخش ولد ملک ہمت قوم ملک پیشہ دکانداری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ہجرت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:۔ ایک رہائشی مکان خام و پختہ قیمتی ۲۵۰/- روپے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت ۲۵/- روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ علی بخش دکاندار سڑوعہ۔ گواہ شد بشارت علی خاں نائب امیر جماعت احمدیہ سڑوعہ گواہ شد۔ محمد ابراہیم منشی سکرٹری وصایا۔

نمبر ۸۵۰۴ منکہ عائشہ بی بی زوجہ چودھری عبد القادر صاحب صوبیدار میجر قوم جٹ باجوہ عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن چک ۳۵۴ ج۔ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ماہ ہجرت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف مبلغ ایکہزار روپیہ نقد ہے میں اس کے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ لیکن مجھے اندازاً ۵۰/- روپے بصورت تجارت آمدنی ہوتی ہے میں اس کا بھی پانچواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ عائشہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد صوبیدار میجر چودھری عبد القادر خاوند موصیہ گواہ شد:۔ چودھری رشید احمد پسر موصیہ۔ گواہ شد چودھری فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۸۵۰۶ منکہ فضل الرحمن ولد ڈاکٹر رحیم بخش صاحب قوم چوہان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ہجرت ۱۳۲۴ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد صرف دس مرلہ سفید زمین واقعہ قادیان دارالعلوم ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۱۱۸/۱۲/- بمع مہنگائی الاؤنس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا نیز میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ فضل الرحمن اکونٹنٹ آکسٹرا لمیٹڈ قادیان۔

گواہ شد۔ افضال احمد قریشی جنرل مینجر

گواہ شد۔ محمد اکرام اللہ آکسٹرا لمیٹڈ

این۔ ڈبلیو۔ آر سروس کمیشن۔ لاہور

پنجاب کالج آف انجینئرنگ و ٹیکنالوجی (میکلیگن انجینئرنگ کالج) لاہور میں بطور "بی" کلاس اپرنٹس مکینکس کے داخلہ کے لئے این ڈبلیو آر کے موجودہ اور ریٹائرڈ ملازمین کے بیٹوں اور پوتوں (ولدیت کے رشتے سے) سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ کل ۲۰ اسامیاں ہیں جن میں سے ۸ مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں — ۳۔ اینگلو انڈین اور ہندوستان میں رہائش رکھنے والے یورپینوں کے لئے ۲ سکھوں پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے اور ایک شیڈولڈ طبقہ کے لوگوں کے لئے ہیں۔ درخواستیں مقررہ فارم پر ہونی چاہئیں۔ جو کہ کالج مذکورہ کے پراسپکٹس کے آخر میں دیا گیا ہے۔ یہ پراسپکٹس مکڈو گورنمنٹ پریس لاہور سے موازی ۷/۔ آنے کی قیمت پر یا ۱/۱۔ بمعہ ڈاک خرچ کی قیمت پر دستیاب ہو سکتا ہے۔

اور نجیل کیریکٹر۔ کھیلوں اور سکول کے سرٹیفکیٹ جن میں عمر درج ہو۔ درخواست کے ہمراہ آنے چاہئیں (اینگلو انڈین اور ہندوستان میں رہائش رکھنے والے یورپینوں کی حالت میں بپتیسمہ یا پیدائش کا سرٹیفکیٹ ہونا چاہیئے)۔

مختنانہ:۔ اپرنٹس شپ کے عرصہ پانچ سالوں میں گزارہ کے لئے الاؤنس مبلغ دس روپے ۱۵/ روپے ۲۰/ روپے ۲۵/ روپے اور تیس روپے ماہوار بالترتیب بسال اول۔ دوم سوم۔ چہارم اور پنجم کے لئے دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں مفت رہائش اور خوراک کا انتظام بھی ہوگا۔

قابلیت:۔ اُمیدوار نے مندرجہ ذیل میں سے کوئی امتحان پاس کیا ہوا ہو:۔

(۱) کسی ہندوستانی یونیورسٹی کا انٹرمیڈیٹ امتحان فسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں ریاضی اور سائنس کیا ہو

(۲) سینیئر یا جونیئر کیمبرج سرٹیفکیٹ امتحان

(۳) ایچیسن کالج لاہور کا سائنس کا ڈپلومہ اور میٹرکولیشن کا فسٹ یا سیکنڈ ڈویژن کا سرٹیفکیٹ انگریزی اور ریاضی کے ساتھ۔

عمر:۔ اُمیدوار کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء کو ۱۶ سال سے کم یا ۱۹ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔

درخواستوں کا پیش کرنا:۔

این۔ ڈبلیو۔ آر کے موجودہ ملازمین اپنے لڑکوں اور پوتوں کی درخواستیں اپنے ڈویژن یا آفس جس میں کہ وہ کام کرتے ہیں کی معرفت بھیجیں۔ ریٹائرڈ ملازمین ایسی درخواستیں اس آفس کی معرفت بھیجیں جہاں سے وہ ریٹائر ہوئے تھے۔ براہ راست آنے والی درخواستوں کو نامنظور کر دیا جائے گا۔

فیس داخلہ:۔ ۲/۸/۔ روپے۔ جیسا کہ پراسپکٹس میں درج ہے۔ درخواستوں کے ہمراہ نہ بھیجیں۔ کیونکہ یہ صرف ان اُمیدواروں سے ہی لی جائے گی جو کہ کالج میں داخل ہونے کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔

درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۴۵ء ہے ڈویژنل و ایکسٹرا ڈویژنل دفاتر کی طرف سے آنے والی درخواستیں اگر مقررہ تاریخ پر کمیشن کے دفتر میں نہ پہنچیں۔ تو ان پر غور نہیں کیا جائے گا۔

(نوٹ) اینگلو انڈین و ہندوستان میں رہنے والے یورپینوں کی حالت میں ریلوے ملازمین کے لڑکے اور پوتے نہ ہونے کی صورت میں بھی درخواست کی جا سکتی ہے۔ وہ مقررہ فارم پر درخواستیں بمع ضروری سرٹیفکیٹوں کے براہ راست سکرٹری کو بھیجیں +

نئے تبلیغی ٹریکٹ

یوم التبلیغ کے لئے

نام ٹریکٹ	موضوع
۱۔ اس زمانہ کے خلیفہ، امام اور مجدد کو پہچانو	قرآن و حدیث سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت امامت اور مجددیت ثابت کی گئی ہے۔
۲۔ امام مہدی کے ظہور کا زمانہ	حدیث اور بزرگان سلف کی شہادتوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے مہدویت کو ثابت کیا گیا ہے۔
۳۔ پیغام حق	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے آپکی صداقت ثابت کی گئی ہے۔
۴۔ بزرگان اُمت کے ارشادات	مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں گزشتہ بزرگان اُمت کے دس اقوال پیش کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ نبوت ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے
۵۔ خاتم النبیین کی صحیح تفسیر	صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں سے خاتم النبیین کے معنے بیان کئے گئے ہیں۔

ہر ٹریکٹ کی قیمت چار روپے فی سینکڑہ ہے

نیز سلسلہ احمدیہ کا ہر قسم کا لٹریچر ہماری معرفت مل سکتا ہے

ملنے کا پتہ **مکتبہ احمدیہ قادیان**

اعلان نکاح

میرا نکاح امۃ الحفیظ بنت چوہدری غلام رسول صاحب ساکن عنیو والی ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ ایکہزار روپیہ مہر پر بعد نماز عصر مسجد مبارک میں حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب امیر مقامی نے ۳۰؍ جون ۱۹۴۵ء کو پڑھا۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک اور بابرکت کرے

خاکسار بشیر احمد سپرنٹنڈنٹ سپلائی سیکشن ہیڈ کوارٹر ایس۔ پی۔ سی اینڈ آر۔ فیروزپور چھاؤنی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

شملہ ۳ر جولائی - آج بعد دوپہر کانگرس ورکنگ کمیٹی کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں ورکنگ کمیٹی کے بارہ کے بارہ ممبر شریک ہوئے۔

شملہ ۳ر جولائی - جمعیۃ العلماء ہند کے صدر مولوی حسین احمدؐ مدنی ایک بار پھر کانگرس کے صدر مولانا ابوالکلام آزاد سے ملنے والے ہیں۔ اور داؤد غزنی اور مولوی حفیظ الرحمن بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ صدر کانگرس کی ملاقات کے بعد انہوں نے کہا۔ کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے مجھے کہا گیا۔ تاکہ میں ان مسلمانوں کی رائے پیش کروں۔ جو مسلم لیگ میں نہیں ہیں۔

لنڈن ۳ر جولائی - بالک پاپن پر قبضہ کر لینے کے بعد اس بندرگاہ کے آس پاس کے علاقہ میں کسی حد تک گھیرا ڈالا گیا ہے۔ جاپانیوں نے آس پاس کے ٹیلوں پر چونکہ مورچے بنا رکھے ہیں۔ اس لئے سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔

لنڈن ۳ر جولائی - شمال مغربی بورنیو میں کچھ آسٹریلین دستوں نے ایک زبردست چوکی سے دشمن کو نکال دیا ہے۔

واشنگٹن ۳ر جولائی - بھاری امریکن بمباروں نے اوکی ناوا کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر اوکی ناوا اور فارموسا کے درمیان کے جزیروں پر حملہ کیا۔

کانڈی ۳ر جولائی - برما میں جاپانیوں نے سٹانگ دریا پار کرنے کی دوبار کوشش کی۔ لیکن ان کو ناکام بنا دیا گیا۔ بہت سے جاپانی مقتول اور مجروح ہوئے۔

کانڈی ۳ر جولائی - رنگون سے جنگی خبروں کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ پھر سے تمام شہریوں کے علاج کے لئے بڑا ہسپتال کھول دیا گیا۔ اس کو جاپانیوں نے گودام بنا رکھا تھا۔ اس کے علاوہ زنانہ ہسپتال بھی کھل گیا ہے۔

شملہ ۳ر جولائی شملہ کے مسلمانوں نے مسٹر جناح کے اعزاز میں ایک شاندار جلسہ کیا۔ جس میں ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح نے کہا۔ کہ فتح کی کلید تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ اگر تو متحد رہوگے۔ تو پاؤگے ورنہ کھودوگے۔

لنڈن ۳ر جولائی - روسی اور مغربی اتحادی فوجوں نے جرمنی کے اپنے اپنے رقبوں پر قبضہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ برطانوی فوجوں نے بحیرہ بالٹک کا ساحلی علاقہ خالی کر دیا ہے۔ اور روسی فوجوں کے ہراول دستے اس علاقہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ یہ علاقہ ۱۴۰ میل لمبا اور ۲۷ میل چوڑا ہے۔ اگرچہ شمالی حصہ میں تبدیلی بہت تھوڑی ہے۔ لیکن جنوبی حصہ میں امریکن فوجوں کو کئی حالتوں میں ۸۰ سے ۱۰۰ میل پیچھے ہٹنا پڑا ہے۔

پشاور ۳ر جولائی - حکومت سرحد نے انسداد رشوت ستانی کے لئے جو کمیشن مقرر کیا تھا۔ اس نے دورہ کرنے کے بعد ضروری شہادتیں قلمبند کرلیں۔ اور رپورٹ حکومت کو پیش کر دی ہے۔

واشنگٹن ۳ر جولائی - ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے۔ کہ مسٹر جیمز برنیز کو امریکہ کا نیا وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔

شملہ ۳ر جولائی - شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کے سکرٹری نے مولانا آزاد کو تار دیا ہے کہ ۱۹۳۹ء میں کانگرس نے یقین دلایا تھا۔ کہ کانگرس شیعوں کے حقوق کی حفاظت کریگی۔ مگر وائسرائے کی موجودہ کانفرنس میں شیعوں کے کسی نمائندہ کو نہیں بلایا گیا۔

شملہ ۳ر جولائی - نئی ایگزیکٹو کونسل میں نامزدگیوں کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ کانگرس ہائی کمانڈ کسی ایسے شخص کو اپنی طرف سے نامزد نہیں کرے گی۔ جس نے اگست تحریک کی مخالفت کی یا اس سے الگ رہا۔

نئی دہلی ۳ر جولائی - مسٹر حسین بھائی لال جی ممبر سنٹرل اسمبلی نے ایک تار کے ذریعہ مسلم لیگ کی واحد نمائندگی کی مخالفت کی ہے۔ انہوں نے اپنے تار میں لکھا ہے۔ کہ شیعہ مسلمانوں کو سنی اکثریت پر کوئی اعتماد نہیں ہے شیعوں کی بڑی بھاری اکثریت بارہا اعلان کر چکی ہے۔ کہ انہیں مسلم لیگ پر اعتماد نہیں ہے۔ لیگ نے شیعوں کو ان کے مذہبی حقوق کی حفاظت کا یقین نہیں دلایا۔ حالانکہ وہ سکھوں اور دیگر اقلیتوں کو اس قسم کا یقین دلا چکی ہے۔ ان حالات میں میں وائسرائے سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ شیعوں کے ساتھ انصاف کرکے پرانے وعدوں کو پورا کیا جائے۔

روم ۳ر جولائی - شمالی اٹلی کے آزاد ہونے سے پہلے فاسسٹوں کے حامیوں نے ڈیڑھ سو لبرلوں کو مونزا کے شاہی محل کے تہ خانوں میں زندہ چنوا دیا تھا۔ اتحادی فوجی گورنمنٹ کے ایک ماتحت افسر نے بتایا۔ کہ ان کو پہلے تھیلوں میں ڈالا گیا تھا۔ اور بعد میں انہیں زندہ ہی تہ خانوں کی دیواروں میں گاڑ دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مخالف اطالیوں کو ان کی گردنوں کے گرد پتھر باندھ کر جھیل میں غرق کیا گیا تھا۔

لنڈن ۳ر جولائی - جاپانی خبر رساں ایجنسی نے جاپانی عوام کو پھر یقین دلایا ہے۔ کہ جاپان خاص پر دشمن حملہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ بالکل محفوظ ہیں۔ اگر کوئی حملہ آور آیا۔ تو خاص یونٹوں کے علاوہ دس کروڑ باشندے اپنے وطن عزیز کی خاطر جانیں قربان کر دینے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

شملہ ۳ر جولائی - مولوی داؤد غزنوی وائس پریذیڈنٹ جمعیت العلماء ہند مولانا آزاد سے ملے۔ اور اس امر کی تردید کی۔ کہ مسلم لیگ ہندوستان کی ۹۹ فی صدی مسلمانوں کی نمائندہ ہے۔ آپ نے مولانا آزاد کو یقین دلایا۔ کہ لاکھوں مسلمانوں نے جن کا جمعیت اور کانگرس سے تعلق ہے۔ ملک کے لئے قربانیاں کی ہیں۔ یہ سخت ناانصافی ہوگی۔ اگر کانگرس مسٹر جناح کے اس بیان کو تسلیم کرتے ہوئے صرف ہندوؤں کی نمائندہ بن جائے۔

میونک ۳ر جولائی - بویریا کے امریکہ کے مقبوضہ علاقے کے وزیر اعظم نے جرمنی کے عوام کے نام ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ ہم چاہتے ہیں۔ مابعد جنگ بویریا جرمنی سے کٹ کر بالکل الگ ریاست بن جائے۔

لنڈن ۳ر جولائی - جوں جوں برلن کے نزدیک ہونے والی تین بڑوں کی کانفرنس نزدیک آتی جاتی ہے۔ روس کے جاپان کے خلاف اعلانِ جنگ کے متعلق قیاس آرائیاں بڑھتی جاتی ہیں۔ روسیوں نے جاپان سے اپنے معاہدہ کی تجدید سے انکار کر دیا تھا۔ اور جاپان پر جو زبردست بمباری ہو رہی ہے۔ ان سب باتوں سے ان قیاس آرائیوں نے اور بھی زور پکڑ لیا ہے۔

چنگکنگ ۳ر جولائی - چینی ہائی کمان کا تازہ اعلان مظہر ہے۔ کہ چینی فوج نے ملنگ چائی کے شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ شہر فرانسیسی ہند چینی کی سرحد کے شہر ہوم دانگ کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ ایک اور اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ چینی فوجوں نے چینچنگ فوکو بھی آزاد کرا لیا ہے۔ یہ فرانسیسی ہند چینی اور صوبہ گوانگسی کی سرحد پر واقع ہے۔

لاہور ۳ر جولائی - سونا ۸۷/۵/- روپے چاندی -/۱۳۳ روپے پونڈ -/۸/۵۱

امرتسر ۳ر جولائی - سونا -/۸/۸۱ چاندی -/۱۳۳ پونڈ -/۸/۵۱ روپے۔

لائلپور منڈی ۳ر جولائی - گندم ۸/۹/۳ مکی -/۱۱/۳ چنے -/۷/۴ روپے۔ دال چنے -/۹/۸ روپے۔ گھی -/-/۱۳۱

شملہ ۳ر جولائی - گاندھی جی نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ اگر شملہ کانفرنس کے کانگرس ڈیلیگیٹوں نے ایگزیکٹو میں ہندوؤں اور مسلمانوں میں مساوی نمائندگی کا اصول تسلیم کیا ہے۔ تو کسی فرقہ وارانہ نکتہ نگاہ سے نہیں۔ بلکہ اس خیال سے قبول کیا ہے۔ کہ ایگزیکٹو میں بہترین نمائندے لئے جاویں گے۔

شملہ ۳ر جولائی - آج دو بجے کانگرس کمیٹی کا جلسہ شروع ہوا۔ جو پانچ گھنٹے تک گاندھی جی کی پرارتھنا تک جاری رہا۔ اس جلسہ کے متعلق صدر کانگرس نے اعلان کر دیا تھا۔ کہ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے سوا اور کوئی شریک نہ ہوگا۔

شملہ ۳ر جولائی - آج صبح آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے کچھ اور ممبر شملہ پہنچے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کل ۲۳ ممبروں میں سے کم از کم ۱۶ ممبر شملے پہنچ جائینگے۔ اور جمعہ کو صبح کے وقت جلسہ شروع ہوگا۔

لنڈن ۳ر جولائی - جاپان کی خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ سنگاپور ریڈیو نے سبھاش چندر بوس کا ایک بیان نشر کیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ ہندوستانی انقلاب پسندوں کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی ویول سکیم کو منظور نہ کرنے پائے۔ اس کے لئے زبردست تحریک کی ضرورت ہے۔

واشنگٹن ۳ر جولائی - ہندوستانی انڈسٹریلسٹوں کے نمائندہ مسٹر اے ڈی شراف جو امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ اگر موجودہ وقت میں برطانوی تجاویز کے متعلق ہندوستانیوں نے اپنے اختلافات کو ختم کرنے کے لئے کوئی سمجھوتہ نہ کیا۔ تو وہ جس طرح پولیٹیکل طور پر پیچھے چلے گئے ہیں۔ اسی طرح وہ اقتصادی طور پر بھی پیچھے چلے جائینگے۔